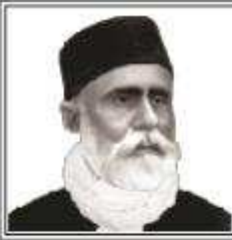

نظم نمبر: 3 محنت کی برکات

● مصنف : مولانا حالی ● صنف : نظم ● ماخذ : مسدس حالی

حالاتِ زندگی:

الطاف حسین حالی (1837–1914) ایک مشہور اُردو شاعر، ادیب، اور اصلاح پسند تھے جنہیں اُردو ادب میں ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ ان کا اصل نام الطاف حسین تھا، اور "حالی" ان کا قلمی نام تھا، جو انہوں نے اپنے شائستہ اور معاشرتی اصلاحی پیغامات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال کیا۔

زندگی کا پس منظر:

الطاف حسین حالی 1837 میں بھارت کے شہر پٹیالہ (اب پنجاب، پاکستان) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی اور بعد میں دہلی کے مشہور مدرسے سے مزید تعلیم حاصل کی۔ حالی کا تعلق ایک معزز اور علمی خاندان سے تھا، جو انہیں علم اور ادب کی طرف مائل کرنے میں مددگار ثابت ہوا۔

ادبی خدمات:

الطاف حسین حالی نے اُردو ادب میں کئی اہم خدمات انجام دیں، جن میں ان کی شاعری اور نثر دونوں شامل ہیں۔ ان کا سب سے مشہور ادبی کام "مقدمہ شعر و شاعری" ہے، جو اُردو شاعری کی تنقید اور اس کی اصلاح پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے اُردو شاعری کے معیار اور اس کی حقیقت پسندی پر روشنی ڈالی اور اسے ایک نئے انداز میں پیش کیا۔ الطاف حسین حالی کی شاعری بھی بہت اہمیت کی حامل ہے، جس میں انہوں نے موضوعاتی تنوع کے ساتھ ساتھ معاشرتی مسائل اور انسانی جذبات کی گہرائی کو بہترین انداز میں بیان کیا۔ ان کی سب سے مشہور شاعری "مدوجزر" اور "یادگارِ غالب" ہیں، جن میں انہوں نے اپنی شاعری کے ذریعے معاشرتی اصلاحات، قومی فلاح، اور ذاتی جذبات کی عکاسی کی۔

مجموعی اثر:

الطاف حسین حالی کا ادب اور شاعری اُردو زبان اور ادب کی ترقی میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے اُردو شاعری کی اصلاح کی اور اس کے نئے معیار قائم کیے، جو آج بھی ادب کے طلباء اور محققین کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ الطاف حسین حالی کی شخصیت اور ان کی ادبی خدمات آج بھی اُردو ادب میں ایک مثالی حیثیت رکھتی ہیں اور ان کے کام کا مطالعہ اُردو زبان کی خوبصورتی اور تنقید کے جدید پہلوؤں کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مشقت	محنت	ذلت	بے عزتی
بڑائی	بڑا ہونا	فضیلت	عظمت
فرماں روائی	حکمرانی	نہال	پودے
گلستان	باغ	بو نصر	ابو نصر محمد فارابی جو کہ ایک مشہور مسلم سائنسدان، طبعیات دان، ریاضی دان، اور فلسفی تھا
بو علی	بو علی سینا، ایک مشہور مسلم سائنسدان، فلسفی، شاعر، ماہر حیاتیات، کیمیادان، ریاضی دان	صاحب قدر	عزت والا
کسب ہنر	ہاتھ سے کام کرنے کی مہارت، ہاتھ سے کما کر کھانا	بے ساز و سامان	بغیر کسی سامان، بے کار
مجلس	محفل	ویراں	بے آباد
اہل ہمت	ہمت والے، محنتی	خیر و برکت	بھلائی، بہبود، فلاح

شان و شوکت	بڑائی، بلند مرتبہ	نجابت	عالی خاندان، شریف، فیاض
شرافت	بزرگی، اعلیٰ مرتبہ	جفاکش	محنتی
خواہاں	خواہش مند	بھید	راز
پنہاں	چھپا ہوا	سوا	علاوہ
عارضی	وقتی، ختم ہونے والا	زور و کمزور	طاقتور اور بے بس
آڑے وقت	مشکل وقت	ہانکو	چلانا، تیز رفتار کرنا
بشر	انسان	کمربستہ	تیار
جوہر	فن، خوبی	خبر	علم
مخفی	چھپا ہوا	مبادا	ایسا نہ ہو، خدانخواستہ
تلف	ضائع ہونا، ختم ہونا	ودیعت	امانت، کسی کے حوالے کچھ کرنا
سہل	آسان	گراگر	صید شکار
سرپٹ بھگانا	بہت تیز دوڑانا	تیز ہانکو	تیز رفتار کرو
عزیزو	پیارو، احترام اور عزت کے لئے اپنے سے چھوٹے کو پکارا جاتا ہے	ہمت	حوصلہ
درماں	چارہ علاج، دوا	یاں	یہاں
دست ہمت	طاقت بھرا ہاتھ، حوصلے کے ساتھ، طاقت کے ساتھ	زور قضا	قسمت کی طاقت، تقدیر کا کھلنا
مثل	مثال، کہاوت	حامی	حمایت کرنے والا

اشعار کی تشریح

شعر نمبر1:

مشقت کی ذلت جنھوں نے اٹھائی
جہاں میں ملی آخر ان کو بڑائی

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

جو لوگ جتنی زیادہ دنیا میں محنت کرتے ہیں ان کو اتنا ہی بڑا مرتبہ ملتا ہے۔

تشریح:۔

شاعر اس شعر میں محنت کی عظمت بیان کر رہا ہے کہ وہ لوگ جو اس دنیا میں کسی بھی کام کرنے سے شرمندہ نہیں ہوتے اس کو اپنی تذلیل نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ انہیں ہی آخر کار عزت سے سرفراز کرتا ہے۔

محنت ایسا نسخہ کیمیا ہے کہ جس نے اس پر عمل کیا وہ کامیابی سے ہمکنار ہوا خاتم النبیین ﷺ کی زندگی دنیا کے سامنے ہے کہ پوری زندگی دین کی محنت و مشقت کی نذر ہوگئی تب جا کے آپ ﷺ قوم کی اصلاح کا مقصد حاصل کر سکے۔ دراصل دنیا ایک عمل گاہ ہے جہاں انسان کا ایک ایک منٹ قدرت کے زیر نظر ہے اور وہ دیکھتا رہتا ہے کہ انسان نے کیا سیکھا اور کیا فراموش کیا۔

دنیا میں جتنے اشخاص بلندی پر پہنچے وہ اپنی محنت اور بے شمار سختیاں جھیل کر اس قابل ہوئے کہ عظمت و عزت اور ناموری کے پرچم کو چھو سکیں۔ تحریکِ پاکستان کے راہ نماؤں کی زندگی سے بھی یہی بات سامنے آتی ہے۔ بزرگانِ دین کی زندگی بھی یہی بتاتی ہے کہ مسلسل محنت سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

محنت کے بغیر کسی کو عزت ملی نہ مرتبہ بلکہ پیٹ بھرنے کے لیے روٹی کا لقمہ بھی حاصل نہیں ہوتا ذرا اس کٹھن سفر کا اندازہ کیجیے جو گندم کے ایک دانے کو انسان کی خوراک بننے کے لیے موسم کی سختیوں کے ساتھ طے کرنا پڑا اور وہ اس قابل ہوا کہ انسان کی خوراک بنے۔ محنت ایسی صلاحیت ہے جس کا پھل ہمیشہ شیریں ہوتا ہے۔۔ حالی اس مضمون کو یوں بھی بیان کرتے ہیں۔

وہی لوگ پاتے عزت زیادہ
جو کرتے ہیں دنیا میں محنت زیادہ

روزِ ازل سے لے کر آج تک انسان نے جو ترقی کی منزلیں طے کیں وہ سب محنت کی بدولت حاصل کیں، محنت ہی سے انسان نے پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کیا اور محنت کی وجہ سے ہی انسان سمندروں کی تہہ تک پہنچا محنت سے ہی نئے نئے ملک دریافت ہوئے محنت ہی کی وجہ سے انسان نے بلند و بالا عمارت کھڑی کی ہیں۔

نامی کوئی بغیر مشقت نہیں ہوا
سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہوا

شعر نمبر2:

کسی نے بغیر اس کے ہرگز نہ پائی
فضیلت نہ عزت نہ فرماں روائی

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

اس دنیا میں محنت کے بغیر نہ کوئی حکومت کے تخت تک پہنچ سکا اور نہ کوئی محنت کے بغیر عزت و کامرانی سے سرفراز ہوا۔

تشریح:۔

مولانا حالی کا شمار نہ صرف اردو کے اولیں نثر نگاروں میں ہوتا ہے بلکہ وہ اردو کے اولین شعراء میں بھی ان کا شمار ہوتا ہے۔ ان کی شاعری کی بنیاد مدعا نگاری ہے۔
اس نظم میں بھی وہ محنت کی عظمت کا ہی پرچار کر رہے ہیں اور یہ بیان کرتے ہیں کہ دنیا میں آج تک محنت کے بغیر نہ تو کوئی عزت سے سرفراز ہوا ہے اور نہ کوئی حکومت کے تخت تک پہنچ پایا ہے محنت کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں ہے۔ محنت کرنے والا انسان زندگی کے ہر میدان میں کامیاب و کامران ہوتا ہے۔

دنیا میں محنت کے بغیر کوئی انسان ترقی راہ پہ گامزن نہیں ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی عزت و تکریم حاصل کر سکتا ہے کیونکہ چھوٹے پودے بڑے ہو کر تناور درخت بن جاتے ہیں۔ اسی طرح محنتی شخص پستی سے بلندی کا سفر طے کر لیتا ہے۔ رات و دن کی کوششوں سے ہی انسان نے مختلف ایجادات کیں ہیں۔ آج جو بھی چیزیں نظر آ رہی ہیں جیسے ریڈیو، ٹیلی ویژن، بجلی، ہوائی جہاز، موبائل فون، کمپیوٹر اور دیگر چیزیں انسان کی محنت سے کی ہوئیں ایجادات ہیں۔ اور یہ سب کچھ مختلف اور لوگوں کی محنت و کوشش سے وجود میں آئی ہیں۔ اور جو قومیں محنت اور کوشش نہیں کرتیں وہ پیچھے رہ جاتی ہیں اور ان کو یاد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اور اپنی عزت و وقار کھو بیٹھتی ہیں۔ انہیں ترقی یافتہ قوموں کا محتاج ہونا پڑتا ہے۔ محنت ہی کے کے باعث ترقی ممکن ہے جس چیز کے لیے محنت و مشقت اور کوشش کی جائے وہ ضرور ملتی ہے۔

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شرر تیشہ سے ہے خانہ فرہاد

کسان ہو یا طالبعلم وقت پر محنت کرنے کا نتیجہ کامیابی ملتی ہے۔ بابائے قوم قائد اعظم نے بھی کام، کام اور بس کام کی نصیحت کی۔ اگر ہم محنت و مشقت کو اپنا زیور بنا لیں تو انفرادی اور قومی طور پر ترقی کر سکتے ہیں۔ ہر کامیابی و کامرانی کی کی ضمانت محنت اور مشقت پر ہے یہ ایسی صلاحیت ہے جس کا ثمر ہمیشہ شیریں ہوتا ہے۔ روزِ ازل سے لے کر آج تک انسان نے جو ترقی کی منزلت طے کی ہیں ان میں محنت کو سب سے زیادہ دخل ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

"محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے"

دنیا دراصل عمل گاہ ہے۔ محنت کا آسان ترین ترجمہ عمل ہے۔ کسی فرد یا قوم کی محنت کے بغیر عزت ہے اور نہ مرتبہ، جو لوگ محنت کی عادی ہوتے ہیں دنیا کی ان کی تکریم کرتی ہے۔ عمل کے اس میدان میں جو شخص زیادہ محنت کرتا ہے بلند مرتبہ پاجاتا ہے اور بڑا آدمی بن جاتا ہے۔ مگر جو شخص سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کرتا ہے ذلت اس کا مقدر ٹھہرتی ہے۔ علامہ اقبال نے اس مضمون کو ایسے بیان کیا ہے۔

چلنے والے نکل گئے ہیں
جو ٹھہرے ذرا کچل گئے ہیں

شعر نمبر3:

نہال اس گلستاں میں جتنے بڑھے ہیں
ہمیشہ وہ نیچے سے اوپر چڑھے ہیں

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

جو بھی بیج زمین میں کاشت کیا جاتا ہے پہلے وہ چھوٹا سا پودا بنتا ہے، پھر وہ جا کر ایک بڑے درخت کی صورت اختیار کرتا ہے انسان اگر اگے بڑھنا چاہتا ہے تو اس کو بنیاد سے شروع کرنا ہوتا ہے منزل اچانک نہیں ملا کرتی۔

تشریح:۔

مولانا الطاف حسین حالی کے شمار اردو کے اولین شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کی شاعری خوبی یہ ہے کہ انہوں نے مسلمان قوم کو ایک پیغام دیا ہے اور وہ پیغام محنت اور عظمت کا ہے۔ یہ اشعار دراصل ان کی نظم مسدس حالی سے ماخوذ ہیں جس میں انہوں نے مسلمانوں کے عروج و زوال کو بیان کیا ہے۔ اس شعر میں مولانا فرماتے ہیں کہ انسان یک لخت کامیابی سے دوچار نہیں ہوتا بلکہ یہ صبر و تحمل کا معاملہ ہے انسان کو بالکل آغاز سے ہی شروع کرنا ہوتا ہے تب جا کے اس کو منزل مقصود ملا کرتی ہے۔ خدا نے ہر انسان، حیوان، پرندوں اور دیگر جانداروں کے لیے محنت کو لازم قرار دیا ہے۔ زندگی کی ترقی کا دارومدار محنت پر منحصر ہے۔ دنیا کی ترقی کا راز محنت میں ہی پوشیدہ ہے۔ علم و ہنر، جاہ و جلال، شان و شوکت فضل و کمال سب کچھ محنت کرنے سے حاصل ہوتے ہیں۔

بالکل ایسے ہی جیسے کسی پودے کا بیج پہلے زمین میں بویا جاتا ہے۔ پھر مالی یا کسان بڑی تندہی کے ساتھ اس بیج کی مسلسل دیکھ بھال کرتا ہے تا کہ وہ بیج سے پودا پھر ثمر آور درخت بن سکے۔ اسی طرح انسان بھی یہ ذہن سے نکال دے کہ کامیابی اور منزل تک پہنچنے کے لئے بہت تگ و دو اور کوشش درکار ہوتی ہے اور انسان کو نئے سرے سے کامیابی کا سفر شروع کرنا ہوتا ہے۔ خوب صورت اور پر سکون منزل کو پانے سے پہلے حالات کی چکی میں پسنا پڑتا ہے۔ کیونکہ حوصلے اور ہمت کے سامنے کچھ بھی مشکل اور ناممکن نہیں ہوتا۔

ہزار برق گرے، لاکھ آندھیاں اٹھیں
وہ پھول کھل کے رہیں گے جو کھلنے والے ہیں

شعر نمبر4:

بہت ہم میں اور تم میں جوہر ہیں مخفی
خبر کچھ نہ ہم کو نہ تم کو ہے جن کی

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم :

اللہ رب العزت نے انسان میں بے شمار خوبیاں صلاحیتیں رکھی ہوتی ہیں جو انسان کے علم میں نہیں ہوتی۔

تشریح :۔

مولانا الطاف حسین حالی اس شعر میں ایک ناکام اور سست انسان کے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، ہمت بندھارہے ہیں، اور کہتے ہیں کہ قدرت نے اس دنیا میں موجود ہر انسان میں کوئی نہ کوئی صلاحیت پوشیدہ رکھی ہوتی ہے۔ لیکن انسان اکثر اوقات اس سے بے خبر ہوتا ہے، اور اسی گمان میں رہتا ہے کہ وہ دنیا میں بے کار اور نالائق بھیجا گیا ہے۔ فطری طور پر ناکام انسان اپنی ناکامی کا بوجھ اٹھانے کے لیے کسی دوسرے کے کندھے ڈھونڈتا ہے۔ اور یہ سوچتا ہے کہ وہ اس دنیا میں صرف طعن و تشنیع برداشت کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ لیکن ایک چیز سے ہمیشہ بے خبر رہتا ہے کہ اس کے اندر کچھ نہ کچھ کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ہر انسان میں قدرت نے کچھ نہ کچھ صلاحیت چھپائی ہوتی ہے یہ انسان پر لازم ہے کہ صلاحیت کو پہچانے۔ وہ فن تقریر ہو سکتا ہے، فن جراحت ہو سکتا ہے، فن طب وادویہ بھی ہو سکتا ہے، فن گائیکی بھی ہو سکتا ہے، فن استادی بھی ہو سکتا ہے، کسی انسان میں ایک اچھا تاجر بننے کی صلاحیت بھی ہو سکتی ہے، یا پھر ایک لیڈر بننے کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔ لیکن انسان صلاحیت سے اگر بے خبر ہے تو سخت خسارے میں ہے۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن اپنا تو بن

شعر نمبر5:

اگر جیتے جی کچھ نہ ان کی خبر لی
تو ہو جائیں گے مل کے مٹی میں مٹی

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

اگر انسان اپنی خوابیدہ صلاحیتوں سے بے خبر رہے تو وہ اس کے ساتھ ہی دفن ہو کر مٹی ہو جاتی ہیں۔

تشریح:۔

اس شعر میں مولانا الطاف حسین حالی انسانی خوابیدہ صلاحیتوں کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ قدرت نے ہر انسان میں کوئی نہ کوئی صلاحیت پوشیدہ رکھی ہوتی ہے۔ انسان پر لازم ہے کہ وہ صلاحیت سے کام لے، اسے بروئے کار لائے اور اس کے لیے اسے انتھک کوشش اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس صلاحیت کو بروئے کار لا کر وہ مخلوق خدا کی خدمت کر سکتا ہے، اور انسانی اعلی مدارج طے کر سکتا ہے۔ لیکن یہ تبھی ممکن ہے کہ جب انسان اس صلاحیت سے باخبر ہو کہ میرے اندر اللہ نے کون سی صلاحیت رکھ دی ہے۔ انسان ایک اچھا شاعر بھی ہو سکتا ہے، نثر نگار، اچھا مقرر اچھا استاد، بننے کے اہلیت تو یہ جب تک انسان اس ان صلاحیتوں کو سمجھے گا نہیں تو اس کو بروئے کار بھی نہیں لا سکتا۔ اللہ رب العزت نے انسان کو اپنا نائب بنایا اور اسے کچھ صفات عطا فرمائیں۔ سب سے بڑی صفت عقل جیسی نعمت ہے۔ جس کی بدولت وہ دنیا کی بڑی سے بڑی مشکل پر قابو پا سکتا ہے۔ دیکھنے کی صلاحیت، سننے کی صلاحیت، سمجھنے کی صلاحیت، بولنے کی صلاحیت، اگر انسان صلاحیتوں میں سب سے خاص صلاحیت کا حامل ہو لیکن وہ اس سے بے خبر ہے اور دنیا سے چلا جائے تو افسوس نہ تو اس نے اللہ کے اس نعمت کی قدر دانی کی اور نہ ہی اس سے مخلوق نے اس سے کوئی فائدہ اٹھایا۔ اور وہ قبر کی مٹی میں جا سویا اس لیے حالی صاحب یہ نصیحت کر رہے ہیں کہ اس صلاحیت کو جیتے جی بروئے کار لانا ہے تا کہ خود بھی اس سے مستفید ہوں اور اللہ کی مخلوق کو بھی اس سے فائدہ پہنچ سکے۔

تسلیم کی خو گر ہے جو چیز ہے دنیا میں
انسان کی ہر قوت سرگرم تقاضا ہے

شعر نمبر6:

یہ جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی

مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

انسان میں اللہ تعالی نے بے شمار خوبیاں رکھی ہوتی ہیں خدانخواستہ اگر وہ اس پر توجہ نہ کرے تو خوبی ضائع ہو جاتی ہے۔

تشریح:۔

مولانا الطاف حسین حالی اس شعر میں انسانی مخفی صلاحیتوں کے حوالے سے گفتگو کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان میں موجود کچھ صلاحیتیں خوابیدہ ہوتی ہیں۔ وہ دراصل اللہ تعالی کی طرف سے امانت ہوتی ہیں، اور قاعدہ یہی ہے کہ انسان جتنا جس صلاحیت کو بروئے کار لاتا ہے۔ اس صلاحیت کو جلا ملتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے انسان اس سے غافل رہے تو وہ صلاحیت محو ہو جاتی ہے۔ مولانا حالی بھی یہی بیان کر رہے ہیں۔ انسان میں اللہ تعالی نے کوئی نہ کوئی صلاحیت ودیعت کی ہوتی ہے۔ بلکہ بروز قیامت انسان کی صلاحیت کے حوالے سے اس سے سوال جواب کیا جائے گا کہ اللہ تعالی نے جوانی جیسی نعمت عطا فرمائی، صحت عطا فرمائی، حواس خمسہ عطا فرمائے، تو انسان نے اس سے خود کیا فائدہ اٹھایا اور مخلوق نے انسان سے کیا فائدہ اٹھایا۔ اگر انسان اپنی پوشیدہ صلاحیتوں سے بے خبر رہتا ہے، جو اللہ تعالی کی طرف سے اس کو تحفہ عنایت ہوا تو وہ خزانہ بھی سرایت کر جاتا ہے۔ جیسا کہ لوک کہانیوں میں ذکر ملتا ہے کہ سونا اگر زمین سے نہ نکالا جائے تو وہ زمین سے سفر کر جاتا ہے۔ اسی طرح انسان ان صلاحیتوں سے بے خبر ہو جائے تو اس صلاحیت کا رخصت ہونا یقینی ہو تا ہے۔ اس لیے اللہ رب العزت کی اس نعمت کا حق ادا کرنا ضروری ہے اور اس کا حق ادا کرنا اس کو بروئے کار لا کر اپنی زندگی اور معاشرے میں خوشحالی اور ترقی کا سامان پیدا کیا جانا ہے۔ جیسا کہ علامہ اقبال نے بھی کہا تھا۔

جنت تیری پنہاں ہے تیرے خون جگر میں
اے پیکر گل کوشش پیہم کی جزا دیکھ

شعر نمبر7:

نہیں سہل گر صید کا ہاتھ آنا
تو لازم ہے گھوڑوں کو سرپٹ بھگانا

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

اگر آسانی سے شکار ہاتھ نہ ائے تو شکار کو پکڑنے کے لیے گھوڑوں کو تیز دوڑانا پڑتا ہے۔

تشریح:۔

اس شعر میں مولانا الطاف حسین حالی انسان کو مستقل مزاجی اور حوصلے سے کام لینے کے تلقین کر رہے ہیں، اور کہتے ہیں جس طرح جب شکاری شکار کے لیے جنگل میں، بیابانوں میں خاک چھانتے ہیں لیکن جب بہت زیادہ ہمت اور وقت صرف کرنے کے باوجود ان کے ہاتھ شکار نہیں لگتا تو اس کی وجہ ان کی سستی اور کاہلی ہوتی ہے۔ لیکن

جب وہی شکاری ذرا تیز رفتاری سے اپنے گھوڑوں کو دوڑاتا ہے تو شکار پکڑ ہی لیتا ہے۔ انسان کی زندگی کا مقصد بھی ایک شکار کی مانند ہے۔ جسے انسان اپنی نالائقی اور سستی کی بدولت گنوا ہی بیٹھتا ہے۔

لیکن اگر وہ ہمت حوصلہ سے کام نہ لے تو کبھی بھی کامیاب وکامران نہ ہو گا۔ لیکن اگر وہ وقت کی پابندی کرے، مستقل مزاجی سے کام لے اور اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی زندگی وقف کر دے، تو کچھ بعید نہیں کہ وہ پسندیدہ اہداف کو حاصل کرنے میں ناکام رہے۔ دراصل مولانا حالی نے جب یہ عظیم نظم تحریر کی تو اس وقت مسلمانوں پر ابتلا کا دور تھا۔ مسلمان زبوں حالی کا شکار تھے۔ مولانا اپنی اس نظم کے ذریعے مسلمانوں کو امید دلا رہے ہیں، کسی شاعر نے کیا خوب کہا تھا اسی مضمون کے حوالے سے کہ

گرتے ہیں شہہ سوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا گرے جو گھٹنوں کے بل چلے

شعر نمبر8:

نہ بیٹھو جو ہے بھاری بوجھ اٹھانا
ذرا تیز ہانکو جو ہے دور جانا

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

اگر بوجھ بھاری ہے تو بیٹھنے سے وقت ضائع ہو گا اگر دور جانا ہو تو تیزی سے آگے بڑھنا ہو گا۔

تشریح:۔

یہ نظم دراصل مولانا حالی نے مسلمانان ہند کی اصلاح کے لیے تحریر کی تھی۔ ان اشعار میں بھی وہ مسلمانان ہند کو اپنی غلطیوں، کوتاہیوں سے نہ صرف آگاہ کر رہے ہیں، بلکہ ان کو ہمت اور حوصلے سے ان مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کی بھی تلقین کر رہے ہیں۔ مولانا مثال دیتے ہوئے سمجھاتے ہیں کہ وہ قافلہ جس کے پاس سامان کثرت سے ہوتا ہے بہتر ہوتا ہے کہ وہ تیزی کے ساتھ اپنی منزل کی طرف بڑھ جائے۔ اگر وہ راستے میں ستانے پہ اپنا وقت ضائع کرے گا۔ تو وہ اپنے ہم سفروں سے پیچھے رہ جائے گا۔ جتنا سفر طویل ہوتا ہے مسافر کو اسی تیزی کے ساتھ منزل کی طرف گامزن ہونا چاہیے۔

یونہی وقت سو سو کے جو ہیں گنواتے
وہی خرگوش کچھووں سے ہیں زک اٹھاتے

مولانا اس مثال کے ذریعے یہی نصیحت کرنا چاہ رہے ہیں کہ اس وقت ہندوستان کے مسلمان غلامی کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ لیکن افسوس وہ اس بات کا ادراک نہیں کر رہے کہ کتنی بڑی مصیبت میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ اگر مسلمان اس آزمائش سے نکلنا چاہتے ہیں تو انہیں ہمت حوصلے کے ساتھ ساتھ ترقی اور خوشحالی کے لیے کام کرنا ہو گا، اور باطل سے ٹکرانے کے لیے مسلسل اور مستقل محنت درکار ہوتی ہے۔ علامہ اقبال بھی مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

خودی میں گم ہے خدائی، تلاش کر غافل!
یہی ہے تیرے لیے اب اصلاح کار کی راہ

شعر نمبر9:

زمانہ اگر ہم سے زور آزما ہے
تو وقت اے عزیزو! یہی زور کا ہے

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

زمانے کی مشکلات بہت بڑھ گئی ہیں تو اس موقع پر ہمیں بھی ہمت حوصلے کے ساتھ مشکلات کو زیر کرنا ہے۔

تشریح:۔

اس شعر میں مولانا حالی مسلمانانِ ہند کو در پیش مسائل سے نہ صرف آگاہ کر رہے ہیں، بلکہ ان مشکلات سے نبرد آزما ہونے کا ہنر بھی بتا رہے ہیں۔ مولانا یہاں بیان کرتے ہیں کہ انگریزوں نے ہم سے ظلم و زیادتی سے ملک چھین لیا ہے، اور سخت ابتلا کا موقع ہے۔ ہندو بھی اپنی سازشوں سمیت میدان میں اترا ہوا ہے۔ ان حالات میں انتہائی تدبر اور غور کے ساتھ دشمن کی چالوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ زمانے کا دستور یہی ہے کہ جہاں زور لگانا مقصود ہے تو اس وقت ہمیں بھی اسی طاقت کے ساتھ زور لگا کے اس مصیبت کے مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔ وگرنہ وہ مصیبت ہم پر حاوی ہو جائے گی۔ رسہ کشی کے میدان میں دو مخالف ٹیمیں جب ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہوتی ہیں، تو طاقت اور زور کا ہی تو مقابلہ ہوتا ہے اور جو ٹیم زیادہ زور کا مظاہرہ کرتی ہے فتحیاب ہوتی ہے۔ زندگی کا بھی یہی دستور ہے کہ جب انسان بہت زیادہ مصائب اور تکالیف کا نزول ہوتا ہے تو اس کو اسی ہمت اور حوصلے کے ساتھ ان تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کرنا بہتر ہوتا ہے۔ اسی لیے مسلمانوں کو بھی تدبر، سیاست اور حکمت کے ساتھ انگریزوں اور ہندوؤں کی چالاکیوں کا مقابلہ کرنا ہوگا ورنہ یہ غلامی کی زنجیریں نہیں ٹوٹنے والی۔

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں

شعر نمبر10:

بشر کو ہے لازم کی ہمت نہ ہارے
جہاں تک ہو کام آپ اپنے سنوارے

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

انسان کو کسی بھی حال میں ہمت نہیں ہارنی چاہیے، اور جہاں تک ہو سکے خود اپنے مسائل پر خود قابو پائے۔

تشریح:۔

انسانی فطرت ہے کہ جب وہ کسی تکلیف یا مصیبت میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ اس ضرب المثل کی طرح سہارے ڈھونڈتا ہے۔

"ڈوبتے کو تنکے کا سہارا بہت ہے"

لیکن بالعموم ایسے سہارے عارضی اور باطل ثابت ہوتے ہیں، اور جن وسائل پر انسان بھروسہ کر رہا ہوتا ہے وہ اسے دغا دے جاتے ہیں۔ انسان کو ہمیشہ سب سے پہلے رب کائنات کی بارگاہ سے التجا کرنی چاہیے پھر اس کی عطا کی ہوئی نعمتوں کو بروئے کار لا کر عقل و دانائی کے ساتھ اس مسئلے کا حل تلاش کرنا چاہیے۔ کیونکہ

"ہمت مرداں مدد خدا"

جنگ آزادی کے بعد مسلمانوں پر ابتلا کا دور تھا اور وہ سخت مایوسی اور بے سروسامانی کا شکار ہو چکے تھے۔ ہندو تک کو اپنا مددگار سمجھ بیٹھے جس کا خمیازہ بعد میں بھگتنا پڑا۔ وہ افراد یا اقوام کبھی بھی بامراد نہیں ہو سکتی جو کسی کے سہارے پر مشکلات کا حل ڈھونڈتے ہیں۔ مولانا ظفر علی خان نے کہا تھا۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

حالی بھی ان اشعار میں مسلمانوں کو خود انحصاری اور خود اعتمادی کا درس دے رہے ہیں۔ اور نصیحت کر رہے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے انسان کو ہمت اور حوصلے سے کام لینا چاہیے اور اپنے مصائب کسی سے بیان کرنا یا کسی سے مدد طلب کرنا بالخصوص وہ شخص جو حاسد ہے ویسے بھی معیوب ہے۔ علامہ اقبال نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

شعر نمبر11:

خدا کے سوا چھوڑ دے سہارے
کہ ہیں عارضی زور کمزور سارے

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

اللہ تعالیٰ کے سوا سب سہاروں کو چھوڑ دو کیونکہ دنیا کے سہارے عارضی اور وقتی ہیں اور یہ کمزور ہیں۔

تشریح:۔

مولانا الطاف حسین حالی شعر میں قوم کو اللہ رب العزت کی کی ذات پر توکل اور مدد نصرت کی طرف ترغیب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں اپنی ذات پر انحصار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ سے مدد بھی مانگنی چاہیے، اور دنیا کے جو سہارے ہیں جن پر ہم بھروسہ کر کے بے وقوفی کرتے ہیں انسان بعد میں پچھتاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سب کا مددگار حقیقی ہے۔ یہاں بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے کہ اس دنیا کی کسی بھی چیز یا فرد کو دوام نہیں بلکہ یہاں آنے والے ہر ذی روح کو ایک نہ ایک دن یہاں سے رخصت ہو جانا ہے اور آئندہ آنے والی ابدی زندگی میں یہاں بسر کئے گئے روز و شب، اعمال و افعال کی بنیاد پر ہی سزا اور جزاء سے نوازا جائے گا۔ دنیاوی زندگی کے حوالہ سے قانون قدرت ہے کہ اسی قوم یا ملت کو عروج و کمال سے سرفراز کیا جاتا ہے جو کہ ثابت قدمی سے خود کو اس لائق ثابت کرے۔

اس حوالہ سے کچھ خاص اسباب و عوامل ہیں کہ جن کا اختیار کرنا کسی بھی قوم و ملت کے لئے ضروری ہے اور ان میں کلمہ طیبہ کی صورت میں کئے جانے والے عہد سے وفا یعنی توحید الٰہی اور محمد مجتبیٰ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت سے محبت اور اس کا عملی اظہار سر فہرست ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک کی مدد و نصرت صرف اسی صورت میں میسر آتی ہے کہ افراد امت توحید پر کاربند ہو جائیں، تعلیمات محمدیؐ کو شعار بنالیں اور شرک و معاصی سے مکمل کنارہ کشی اختیار کرلیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ صرف انہی کا حامی و مددگار ہے جو ایمان رکھتے ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کوئی شخص، قوم یا ملت توحید پر کاربند ہوئی تو نصرت خداوندی اس کی ہم رکاب رہی اور جب اللہ پاک کی نصرت و مدد میسر ہو تو پھر دنیا کی ساری قوتیں بھی ایک جانب ہو جائیں تب بھی کوئی آپ کا بال تک بیکا نہیں کر سکتا اور نہ ہی آپ کو کسی چیز کی کمی کا احساس ہو گا۔

قانون فطرت کے مطابق جب کوئی توحید کو اپنا اوڑھنا، بچھونا بنالے تو قرآنی وعدوں کے مظاہر بھی بچشم خود دیکھے جاسکتے ہیں۔ پھر نہ تو دشمن کے ہتھکنڈے کسی کام کے رہتے ہیں اور نہ ہی اغیار کی شان و شوکت اور رعب و دبدبہ مسلمانوں پر غلبہ پاسکتا ہے۔ نصرت خداوندی کے حوالہ سے قرآن کریم میں فرمایا جارہا ہے کہ مدد تو اللہ کی طرف سے ہے جو غالب و حکمت والا ہے۔ (آل عمران)۔ علامہ اقبال نے بھی اس مضمون کو یوں بیان کیا تھا کہ:

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

شعر نمبر12:

آڑے وقت تم دائیں بائیں نہ جھانکو
صدا اپنی گاڑی کو گر آپ ہانکو

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

مشکل وقت میں اردگرد دیکھنے کے بجائے اپنی مدد آپ کر کے اس مشکل سے نکلنے کی کوشش کرو۔

تشریح:۔

مولانا الطاف حسین علی اس شعر میں قوم کو خود انحصاری اور اپنے آپ پر توکل کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں۔ وہ انسان جو مشکل کے وقت دائیں بائیں جھانکتا ہے اس مشکل سے کبھی نکل نہیں سکتا بلکہ جن پر وہ انحصار کر رہا ہوتا ہے۔ وہ اس کو اکثر دھوکا دے جاتے ہیں۔ انسان کو چاہیے مشکل وقت میں حتی الامکان اپنے وسائل پر بھروسہ کرتے ہوئے اس مشکل سے نکلنے کی کوشش کرے۔۔ دین اسلام بھی ہمیں خود انحصاری یعنی اپنی ضروریات خود اپنی محنت سے پوری کرنے کا درس دیتا ہے اور دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلانے اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہنے سے منع کرتا ہے۔ ہمیں اپنی غریبی کا رونا رونے کے بجائے خود پر انحصار کرتے ہوئے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر، اپنی قابلیت کا بھرپور استعمال کر کے، سخت محنت و مشقت برداشت کرتے ہوئے حلال مال کا حصول ممکن بنانا چاہئے، تاکہ ہم اپنے مستقبل کو روشن و تابناک بنا سکیں۔۔ ترقی کرنی ہے تو ایسی ملازمت کو عار مت سمجھیں یا کوئی ہنر سیکھ کر اس سے فائدہ اٹھائیں۔۔ مطلب یہ ہے کہ خود انحصاری کو ترجیح دینی ہے تاکہ محنت و مشقت کی عادت پڑے، محض والدین کی کمائی پر نہ رہیں یا ان پر بوجھ نہ بنیں۔

خود انحصاری کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ ہم قناعت سے کام لیں، اپنے پاس دستیاب وسائل پر انحصار کریں، اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں، آمدن اور خرچ میں توازن قائم رکھیں، اگر ہم یہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو اس کے کثیر فوائد و منافع چاروں طرف سے ہمارا رُخ کر لیں گے، جس کی برکت سے ہماری روزمرہ مشکلات قابو میں آجائیں گی اور زندگی آسان ہو جائے گی۔ علامہ اقبال نے بھی قوم کو ان الفاظ میں ترغیب دی ہے کہ

اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سرِ آدم ہے ضمیر کن فکاں ہے زندگی

خود انحصاری تب ہی فائدہ مند ہو گی جب ہم اپنا کام پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دیں گے اور اس کے لئے وقت کا استعمال عقل مندی کے ساتھ ہو۔ فارغ وقت کو قابلِ استعمال بنایا جائے اور مزید ایسے طریقے تلاش کئے جائیں جن سے اپنے کام میں بہتری و ترقی آئے۔

مشکلات سے گھبرانے کے بجائے اُن کا حل ڈھونڈیں۔ پیش آنے والی تکلیفوں اور مصیبتوں کو مختلف طریقوں سے دور یا ختم کرنے کی بھرپور کوشش کریں، اگر خود مسئلہ حل کرنے میں کامیاب نہ ہوں یا درست سمت سوچ نہ سکیں تو کسی مخلص و خوفِ خدا رکھنے والے سے مشورہ کر لیں۔ قرآن پاک میں حضرت یوسف علیہ السّلام کی مثال ہماری رہنمائی کرتی ہے کہ قحط کے سات سالوں سے گھبراہٹ کا شکار نہیں ہوئے بلکہ اپنی فہم و فراست اور خود انحصاری کو بُروئے کار لاتے ہوئے اِس پریشانی کا بہترین و بے مثال حل نکال لیا۔

شعر نمبر13:

تمھیں اپنی مشکل کو آساں کرو گے
تمھیں درد کا اپنے درماں کرو گے

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

انسان کو اپنے دکھ درد خود ہی برداشت کرنے پڑتے ہیں اور مشکلوں کو آسان بنانا پڑتا ہے۔

تشریح:۔

مولانا حالی کے کلام کی یہ خاصیت ہے کہ وہ رجائیت سے بھرپور ہے۔ ان اشعار میں بھی وہ حوصلے اور امید کا پیغام دے رہے ہیں۔ جن حالات میں مسدس حالی لکھی گئی تھی مسلمان ہند بہت یاسیت میں الجھے ہوئے تھے، کوئی ان کے دکھوں کا مداوا کرنے والا میسر نہیں تھا۔ ان حالات میں مولانا حالی کی مسدس نے ان کے زخموں پر مرہم کا کام دیا۔ حالی صاحب بیان کر رہے ہیں کہ اگر انسان کسی مشکل میں گرفتار ہوتا ہے تو وہ اپنا سب سے بڑا ہمدرد وہ خود ہی ہے۔ کسی شاعر نے کہا تھا کہ

وہ مرد نہیں جو ڈر جائے ماحول کے خونی منظر سے
اس حال میں جینا لازم ہے جس حال میں جینا مشکل ہے

انسان اپنا سب سے بڑا خیر خواہ خود ہی ہوتا ہے۔ مشکلات سے گھبرانے کی بجائے ان کا سامنا کرنے سے ہی مشکلات پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ کوئی درد کا مارا جب طبیب کے پاس جاتا ہے طبیب اس کا علاج معالجہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو درد کی دوا بھی دیتا ہے۔ لیکن مریض صبر اور حوصلے کے ساتھ اس درد پر قابو پاتا ہے۔ مولانا حالی بھی مسلمانانِ ہند کو

ہمت اور حوصلے کے ساتھ غلامی اور اسیری کی افتاد سے چھٹکارا حاصل کرنے کی تلقین کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت دور دور تک کوئی امید اور حوصلہ نظر نہ آ رہا تھا۔ جنگ ازادی کے بعد مسلمان سخت دل برداشتہ تھے۔ مولانا حالی ان حالات میں حالات سے سبق سیکھنے اور تدبر اور حکمت کا درس دے رہے ہیں۔

تمنا آبرو کی ہو اگر گلزارِ ہستی میں
تو کانٹوں میں الجھ کر زندگی کرنے کی خو کر لے

شعر نمبر14:

تمھیں اپنی منزل کا سامان کرو گے
کرو گے تمہیں کچھ اگر یہاں کرو گے

حوالہ شعر:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات
شاعر کا نام : مولانا الطاف حسین حالی
ماخذ : مسدس حالی

مفہوم:

انسان خود ہی اپنی منزل تلاش کرتا ہے اور انسان ہی اپنے مشکلات پر قابو پا سکتا ہے۔

تشریح:۔

مولانا حالی ان اشعار میں مسلمان ہند کو چند نصیحتیں کر رہے ہیں اور ہمت نہ ہارنے کا سبق دے رہے ہیں۔ شاعر بیان کرتے ہیں کہ اس وقت مسلمان شدید تکالیف کا شکار ہیں کفار چاروں طرف سے مسلمانوں پر جھپٹ پڑے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف غربت، بے بسی اور محتاجی ڈیرے ڈالے ہوئے تھی۔ نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ پوری اسلامی دنیا تکلیف میں مبتلا تھی۔ مسلمانان ہند کو کہیں سے کوئی مدد یا نصرت کی امید نہیں تھی۔ مغلیہ سلطنت ختم ہو چکی تھی۔ بچی کھچی مسلمان ریاستیں انتشار کا شکار تھیں۔ اس لیے مولانا حالی مسلمانوں کے دل پر مرہم رکھتے ہوئے پند و نصائح کر رہے ہیں کہ ہوش اور عقل سے کام لے کر مسلمان اپنی منزل یعنی آزادی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے لیے ان کو متحد و متفق ہو کر اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا ہو گا، وگرنہ ہندو اور انگریز ان کے مستقبل کو تاریک کر دیں گے۔

افراد کے ہاتھوں میں اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

اسی لیے افراد ملت کو چاہیے کہ نہ صرف مصائب کا ادراک کریں بلکہ ہمت اور لگن کے ساتھ ان مصائب پر قابو پانے کی باقاعدہ منصوبہ بندی کریں۔

آئین نو سے ڈرنا طرز کہن پہ اڑنا
منزل یہی کٹھن ہے قوموں کی زندگی میں

شعر نمبر15:

چھپا دستِ ہمت میں زورِ قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

مفہوم :

محنت میں ہی مقدر چھپا ہوا ہے کیونکہ باہمت لوگ ہی اللہ تعالی کی نصرت سے ہمکنار ہوتے ہیں۔

تشریح :۔

مولانا حالی نے یہ نظم بالعموم ملت اسلامیہ کے مایوس مسلمانوں کے لیے اور بالخصوص مسلمانان ہند کے لیے رقم کی تھی۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں مسلمان بہت تکالیف کا شکار تھے۔ تخت دلی چھین لیا گیا تھا۔ مسلمانوں کو ان کی جائیدادوں، کاروبار اور حویلیوں تک سے بے دخل کر دیا گیا تھا۔ ابتلا کا دور تھا لیکن باہمت لوگ مصائب کے آگے اپنی استقامت اور صبر کی بدولت بند باندھ لیتے ہیں۔

بے محنت پیہم کوئی جوہر نہیں کھلتا
روشن شرر تیشہ سے ہے خانہ فرہاد

انسان کی فطرت ہے کہ وہ بری تقدیر کو مورد الزام ٹھہرا کر اپنے حالات سے بری الذمہ ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن اس شعر میں مولانا حالی یہی سمجھانا چاہ رہے ہیں، کہ ہمت اور مستقل مزاجی سے انسان اپنے برے دن، اچھے دنوں میں تبدیل کر سکتا ہے۔ انسان جب لاچار اور بے بس ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی تقدیر کی وجہ سے مصائب کا رونا روئے۔ تو یہ مردوں کا شیوہ نہیں ہوتا اللہ تعالی کی نصرت بھی انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے بازو کی طاقت پر انحصار کرتے ہیں۔ بے ہمت اور کمزور لوگ ہمیشہ ہی ناکام و نامراد رہتے ہیں، اور اپنے دکھوں اور مصائب کا ذمہ دار اپنی بری قسمت کو قرار دیتے ہیں۔ اللہ تعالی نے جو صلاحیتیں عنایت کی ہیں ان کی مدد سے حوصلہ مندی سے کام نہیں لیتے اگر انسان ایسا کرے تو رب العزت کی نصرت اپنے دائیں بائیں ڈھونڈ لے۔

فضائے بدر پیدا کر، فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار بھی

نظم کا مرکزی خیال

نظم کا عنوان: محنت کی برکات

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

مرکزی خیال:

مولانا الطاف حسین حالی اس نظم میں مسلمانان ہند کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ محنت ہی کی بدولت دنیا میں ترقی ممکن ہے۔ انسان اپنی پوشیدہ صلاحیتوں سے کام لے کر مشکلات پر قابو پا سکتا ہے۔ اس دنیا میں انسان ہی اپنا سچا مددگار ہے۔ اس کی ہمت میں ہی تقدیر کا راز پوشیدہ ہے۔

نظم کا خلاصہ:

نظم کا عنوان: محنت کی برکات

شاعر کا نام: مولانا الطاف حسین حالی

خلاصہ:

مولانا الطاف حسین حالی اس نظم میں مسلمانان ہند کو پند و نصائح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ، اس دنیا میں جتنے بھی افراد یا اقوام عروج تک پہنچی ہیں۔ انہوں نے آغاز سے ہی محنت کو شعار بنایا۔ ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی صلاحیت ودیعت کی ہوتی ہے، لیکن انسان کی بے صبری اور سستی کی بدولت اس صلاحیت کو زنگ لگ جاتا ہے۔ زمانے کی رفتار کے ساتھ چلنے والی منزل تک بروقت پہنچ پاتے ہیں۔ بصورت دیگر ناکامی مقدر ٹھہرتی ہے۔ انسان کو اللہ تعالی کے سوا کمزور سہاروں پر تکیہ نہیں کرنا چاہیے۔ بو گرنہ شرمسار اور ذلیل و خوار ہو گا۔ اس دنیا میں انسان اپنی ذات کا سب سے بڑا خیر خواہ خود ہی ہے۔ انسان کی ہمت و حوصلے میں تقدیر کا راز مخفی ہے۔

مشقی سوالات

سوال نمبر 1 : نظم "محنت کی برکات" کے متن کے مطابق مصرعے مکمل کریں۔

(الف) نہال اس گلستان۔ میں جتنے بڑھے ہیں۔

(ب) جوہر ہیں ہم میں امانت خدا کی۔

(ج) مبادا تلف ہو ودیعت خدا کی۔

(د) بشر کو ہے لازم کہ ہمت نہ ہارے۔

(ہ) مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

سوال نمبر 2: نظم "محنت کی برکات" کے متن کو مد نظر رکھتے ہوئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف)۔ انسان کو فضیلت، عزت اور فرماں روائی کب ملتی ہے؟

جواب: **محنت میں عظمت**

مولانا الطاف حسین حالی کے مطابق انسان کو محنت، لگن اور ہمت کی وجہ سے ہی فضیلت، عزت اور فرمانروائی نصیب ہوتی ہے۔ اور وہی لوگ زمانے میں سرفراز ہوتے ہیں جو کسی کام کے کرنے سے شرم نہیں محسوس کرتے۔

ب۔ **اگر مخفی جوہر کی خبر نہ لی تو کیا ہونے کا امکان ہے؟**

جواب: **ضائع ہونا**

اللہ رب العزت نے انسان میں کوئی نہ کوئی جوہر مخفی رکھا ہوتا ہے۔ لیکن اگر انسان اس سے بے خبر رہے تو وہ صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ اس صلاحیت کو زنگ لگ جاتا ہے، اور انسان کے مرنے کے بعد وہ بھی مٹی ہو جاتی ہے۔

ج۔ **اگر دور کا سفر در پیش ہو تو گھڑ سوار پر کیا لازم آتا ہے؟**

جواب: **تیز رفتاری**

اگر گھڑ سوار کو بہت دور کا سفر در پیش ہو تو اس کو چاہیے، کہ وہ ایک تو وقت ضائع نہ کرے اور اپنی سواری کو تیز دوڑائے تا کہ جلد از جلد اپنی منزل تک پہنچ جائے۔

د۔ **بشر کے لیے سب سے بڑا سہارا کس کا ہے؟**

جواب: **سہارا**

بشر کے لیے لازم ہے کہ وہ کسی صورت بھی ہمت نہ ہارے۔ جہاں تک ہو سکے اپنے کام خود کرے نہ کہ دوسروں کے سہارے پہ زندہ رہے۔ اللہ کا سہارا ہی سب سے مضبوط اور مستحکم ہیں کیونکہ باقی سارے سہارے عارضی اور کمزور ہیں۔

(ہ)۔ **ہمت کا حامی کون ہے؟**

جواب: **ہمت کا حامی**

انسان کے زور و ہمت میں ہی قدرت کے راز مخفی ہیں اور ہمت کا حامی خدا ہے۔

اضافی سوالات

و۔ **مولانا حالی کی چار طویل مثنویوں کے نام تحریر کریں۔**

جواب **مثنویاں**

مولانا الطاف حسین حالی نے اپنی چار طویل مثنویاں انجمن پنجاب لاہور کے پلیٹ فارم سے پیش کیں۔ اور ان کے نام یہ ہیں؛ بر کھارت، نشاط امید، حب وطن، اور مناظرہ رحم وانصاف

ک۔ **اردو شاعری میں مولانا الطاف حسین حالی کا اعلیٰ ترین کارنامہ کون سی نظم ہے۔؟**

جواب: **مسدس حالی**

اردو شاعری میں مولانا حالی کا اعلیٰ ترین کارنامہ ان کی طویل نظم "مد و جزر اسلام" ہے جو کہ "مسدس حالی" کے نام سے بھی معروف ہے۔

ل۔ **سر سید احمد خان مسدس حالی کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے؟**

جواب: **سر سید کی رائے**

سر سید احمد خان مولانا الطاف حسین حالی کی مسدس حالی کے بارے میں کہا کرتے تھے، کہ "میں اس نظم کا محرک ہوا ہوں اور میں اسے اپنے اعمال حسنہ سے سمجھتا ہوں۔ جب خدا کل بروز قیامت مجھ سے پوچھے گا کہ دنیا سے تم کیا لائے ہو تو میں کہوں گا کہ حالی سے مسدس لکھوا کر لایا ہوں اور کچھ نہیں"۔

سوال نمبر 3 : درج ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مفہوم واضح ہو جائے۔

جواب:

محاورات کا جملوں میں استعمال۔

محاورے	جملے
خبر لینا	اپ تو اچھے گئے لوٹ کر خبر ہی نہ لی۔

مٹی ہو جانا	کیا فائدہ اتنی دولت کمانے کا ہر شے نے فنا ہو کر مٹی ہی ہو جانا ہے۔	
ہاتھ آنا	نالائقی اور سستی کی وجہ سے ناداری اور محتاجی ہی ہاتھ آتی ہے۔	
زور آزمانا	تقدیر کے ساتھ زور آزمائی کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔	
ہمت ہارنا	ہمت ہارنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ جدوجہد اور محنت سے ہی انسان منزل حاصل کر سکتا ہے۔	
سامان کرنا	دنیا میں رہتے ہوئے میں اپنی بخشش کا سامان کرنا چاہیے۔	
دائیں بائیں جھانکنا	باہمت اور پر عزم لوگ مشکل کے وقت کسی سے مدد نہیں مانگتے اور نہ ہی دائیں بائیں جھانکتے ہیں۔	

سوال نمبر 4 درج ذیل الفاظ کا درست تلفظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

جواب:

تلفظ کی وضاحت

مَشَقّت، وُدِیعَت، مَبادَا، تَلَف، ہِمَت، دَرْمَاں

سوالنمبر 5: درج ذیل ذو معنی الفاظ کے معنی لکھیں۔

مشکل الفاظ کے معانی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جست	چھلانگ، تحقیق	غریب	نادار، مسافر
کل	تمام، مشین، پرزہ	لہر	پانی کی موج، امنگ، خواہش
مانگ	طلب، ضرورت، سر کے بالوں کے بیچ نکالی جانے والی لکیر۔	لگن	نسبت، شوق
سنگ	پتھر، ساتھ، تعلق	محل	بادشاہ کے رہنے کا مکان، وقت موقع
کف	بلغم، تھوک، ہاتھ کی ہتھیلی	مالٹا	پھل کا نام، ملک کا نام

سوالنمبر 6: شامل کتاب نظم "محنت کی برکات" صنف کے اعتبار سے کیا کہلائے گی؟

جواب: **مسدس**

شامل کتاب نظم "محنت کی برکات" صنف کے اعتبار سے مسدس کہلائی گی۔

سوالنمبر 7: نظم "محنت کی برکات" کا مرکزی خیال لکھیں جو تین چار سطروں سے زیادہ نہ ہو۔

جواب: **مرکزی خیال**

مولانا الطاف حسین حالی اس نظم میں مسلمانان ہند کی ڈھارس بندھاتے ہوئے کہتے ہیں کہ محنت ہی کی بدولت دنیا میں ترقی ممکن ہے۔ انسان اپنی پوشیدہ صلاحیتوں سے کام لے کر مشکلات پر قابو پا سکتا ہے۔ اس دنیا میں انسان ہی اپنا سچا مددگار ہے۔ اس کی ہمت میں ہی تقدیر کا راز پوشیدہ ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

سوال نمبر 1 : درج ذیل کثیر الانتخابی سوالات کے دست جوابات کی نشاندہی کریں۔

1. **خواجہ الطاف حسین حالی تخلص کرتے تھے۔**

(A) الطاف　(B) حسین　(C) خواجہ　(D) حالی

2. **خواجہ الطاف حسین حالی کی قرات میں پایا تھا۔**

(A) خوبصورت اواز　(B) لحن داؤدی　(C) ملکہ　(D) مہارت

3. **خواجہ الطاف حسین حالی نے جنگ آزادی کے بعد ہجرت کی۔**

(A) دہلی (B) لکھنو (C) حیدر آباد (D) لاہور

4. **خواجہ الطاف حسین حالی کو امام کہا جاتا ہے۔**

(A) قدیم شاعری کا (B) جدید شاعری کا (C) تنقید نگاری کا (D) افسانہ نگاری کا

5. **مولانا حالی کی طویل نظم مدوجزر اسلام عام طور پر کے نام سے معروف ہے۔**

(A) مسدس حالی (B) شاہ نامہ اسلام (C) برکھارت (D) شکوہ

6. **ذلت جنہوں نے اٹھائی۔**

(A) محنت کی (B) ہمت کی (C) مشقت کی (D) حوصلے کی

7. **فضیلت، عزت اور فرماں روائی مشروط ہے۔**

(A) دولت سے (B) ظلم سے (C) جوروجفا سے (D) محنت و مشقت سے

8. **نہال اس گلستاں میں ہمیشہ چڑھے ہیں نیچے سے۔۔۔**

(A) آگے (B) پیچھے (C) اوپر (D) دائیں

9. **انسان میں کچھ جوہر ہیں۔۔۔۔**

(A) مخفی (B) نمایاں (C) ظاہر (D) چھپے ہوئے

10. **خوابیدہ صلاحیتیں کام نہ لانے پر ہو جاتی ہیں**

(A) برباد (B) بے کار (C) ضائع (D) مٹی

11. **انسان کے پاس جو خوابیدہ صلاحیتیں ہیں وہ امانت ہیں۔**

(A) محنت کی (B) خدا کی (C) انبیاء کی (D) روزجزاء کی

12. **صید کا ہاتھ آنا نہیں ہوتا۔**

(A) سہل (B) مشکل (C) آسان (D) مسئلہ

13. **شکار کو پکڑنے کے لیے لازم ہے گھوڑوں کو۔**

(A) کھلانا (B) سرپٹ بھگانا (C) ستانا (D) دوڑانا

14. اگر دور جانا ہے تو سوار کے لازم ہے کہ وہ تیز۔
(A) بھاگے (B) دوڑے (C) ہانکے (D) چلائے

15. انسان کے لیے لازمی ہے کہ وہ کسی بھی صورت میں ہمت۔۔۔۔۔۔۔
(A) نہ چھوڑے (B) نہ گرائے (C) نہ ہارے (D) منہ موڑے

16. خدا کے سو سارے سہارے عارضی اور ہیں۔
(A) کمزور (B) بے سہارا (C) قافی (D) دھوکا

17. انسان کو سدا اپنی گاڑی آپ ہی پڑتی ہے۔
(A) ہانکنی (B) دوڑانی (C) چلانی (D) رکوانی

18. تمھیں ہی اپنے درد کا کرو گے۔
(A) نقصان (B) درماں (C) نسیاں (D) آساں

19. دست ہمت میں چھپا ہوا ہے۔
(A) راز (B) خزانہ (C) زور قضا (D) جوہر

20. ہمت کا حامی خدا ہے یہ مشہور ہے۔
(A) محاورہ (B) کنایہ (C) مثل (D) روزمرہ

21. شامل کتاب نظم "محنت کی برکات" کا ماخذ ہے۔
(A) برکھارت (B) حکایات (C) جواب شکوہ (D) مدوجزر اسلام

22. ایسی شاعری جس میں کسی بڑی دنیاوی شخصیت کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے کہلاتی ہے۔
(A) غزل (B) مثنوی (C) قصیدہ (D) رجز

23. رباعی میں کل مصرعے ہوتے ہیں۔
(A) تین (B) چار (C) چھ (D) آٹھ

24. ایسی نظم جس کے ہر بند میں چھ مصرعے ہوں کہاتی ہے۔
(A) مسدس (B) مخمس (C) مرثیہ (D) قصیدہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

D	10	A	9	C	8	D	7	C	6	A	5	B	4	D	3	B	2	D	1
C	20	C	19	B	18	A	17	A	16	C	15	C	14	B	13	A	12	B	11
												A	24	B	23	C	22	D	21